۱۳۶۹ ۱۳۶۸

(شدھی ھے کہ اشدھی) تقسیم میراث

698

مہاشے شردھانند جی سے سوال کہ یہ جو آپ نے شدھی جاری کی ہے یہ کیا ہے

شدھی ہے کہ اشدھی

امید بر آن کہ آپ ویدوں کے مُول منتروں سے
جواب عطا فرمائینگے اور ترجمہ وہ دکھائینگے کہ جو پنڈت
دیانند صاحب نے کیا ہے تاکہ کسیکو جائے انگشت نہادن
باقی نرہے

آپ کا شُبھ چنتک بابا ابو رحمت حسن القادری بن میان
شاہ محمد مرحوم ساکن غفران منزل۔ شوراب دروازہ شہر میرٹھ

جون سنہ ۱۹۲۳ عیسوی
سید محمد شفیع الدین صاحب پرنٹر کے اہتمام سے
اقبال پرنٹنگ ورکس دھلی میں طبع ہوا

تعداد دو ہزار
قیمت فی جلد ار

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد و نعت کے بعد ناظرین اہل یقین پر واضح ہو کہ آریہ سماج کے جلسہ میں بندہ بریلوی پہونچا بعد مباحثہ معلوم ہوا کہ کل مہاشے شردھانند جی دہلی سے یہاں پر تشریف لائینگے بندہ بھی اُن کی ملاقات کا شایق تھا منتظر رہا کہ کب آتے ہیں دوسرے دن جب آپ تشریف لائے تو بندہ نے عریضہ ھذا بدست امراؤ علی و عبد الرحیم صاحبان آپکی خدمت میں روانہ کیا

مہاشے شردھانند جی نمستے

میں عرصہ چار روز سے یہاں فروکش ہوں مجھے اس شدھی پر جو آپ نے جاری کی ہے بہت سے شبہات ہیں آپ مجھے وقت دیں تاکہ میں خود حاضر ہو کر ان شبہات کو پیش کروں۔ تعارف کیلئے میں وہ ابو رحمت حسن ہوں جو کسی زمانہ میں انوار الاسلام کا نامہ نگار تھا اور آپ منشی رام پلیڈر کے نام سے آریہ میگزین کے اڈیٹر تھے العبد ابو رحمت حسن میرٹھی وارد حال انجمن جمعیت۔ اسکے جواب میں آپ کیطرف سے پرچہ ذیل پہنچا۔

جناب من نمستے۔ آپ کی چٹھی کے جواب میں بموجب ارشاد جناب شری سوامی شردھانند جی مہاراج ایک کتاب بیان شدھی جس کے پڑھنے سے آپکے سارے شکوک دور ہو سکتے ہیں ارسال کرتا ہوں۔ مگر یہ افسوس ہے کہ اسوقت سوامی جی کے پاس یہ کتاب بزبان اردو موجود نہیں اگر آپ انگریزی خواں مولوی صاحب سے پڑھا کر سنینگے تو آپ کے سارے

شکوک دور ہو جاویں گے۔ امبا پرشاد منتری آریہ سماج ریواڑی۔ جب کتاب سے سارے شکوک رفع ہو سکتے ہیں تو وقت فضول خراب نیکا جاوے امبا پرشاد ۲۰ جون سنہ ۱۹۲۳ء اسکے جواب میں بندہ نے عریضہ ذیل ارسال کیا۔

مہاشے جی نمستے مرسلہ کتاب متعلقہ شدھی پہنچی۔ بھلا یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ بدون اظہار شکوک جواب انگریزی میں چھپکر تیار ہو جاوے جس سے عام لوگ ناواقف ہیں اور قبل از وقت واویلا کے حکم میں ہے۔ جناب والا عام جلسے میں بندہ اپنے شکوک سلسلہ وار ظاہر کریگا اور حضور کو جواب ویدوں سے دینے ہونگے اگر درست اور ٹھیک ہوں گے میری تشفی ہو جاویگی اور پانچہزار آدمی جو اسوقت ریواڑی میں سننے کا شایق ہے آپ کی گوہر فشانی سے انکو نفع کثیر پہنچیگا العبد ابو رحمت حسن میرٹھی ۵ جون سنہ ۱۹۲۳ء اسکے جواب میں مہاشے جی کی طرف سے پرچہ ذیل آیا۔

مکرمی مولانا صاحب نمستے۔ جو کچھ پہلی چیٹھی میں آپ کو لکھا گیا ہے وہ سب سوامی جی کی رائے اور صلاح سے لکھا گیا ہے۔ سوامی جی کا ۲½ بجے سے ۵ بجے تک شدھی کے متعلق لیکچر ہو گا۔ آپ شوق سے سن سکتے ہیں باقی کوئی وقت پروگرام میں نہیں ہے جو آپ کو دیا جاوے۔ خاکسار منصدی لال ۵ جون سنہ ۱۹۲۳ء۔

اس چیٹھی کے جواب میں پرچہ ھذا روانہ کیا گیا۔ کہ

مہاشے جی نمستے۔ پروگرام آپ کی زبان ہے کل پانچ بجے تک مباحثے کا وقت تھا دونوں کی طرف کی محبت سے سوا چھ بجے تک جاری رہا میرے شکوک دور کرنے میں آپ کو زیادہ وقت صرف نہ کرنا ہو گا بلکہ تیس منٹ صرف ہوں گے۔ اگر لیکچر کے قبل یا بعد آپ فیاضی سے آدھا گھنٹہ وقت مجھے دیدیں تو آپکا احسان مجھپر منت

ہوگا اور پبلک کو نفع کثیر پہونچیگا۔ العبد ابو رحمت حسن میرٹھی۔

جب اس چٹھی کا جواب نہ آیا اور مہاشے جی ریل پر سوار ہو کر دہلی کو روانہ ہو گئے

نہ شدھی کی سدھ لی نہ جلی کی لی جو لی راہ سیدھی تو دلی کی لی

خاکسار نے یہ مناسب جانا کہ ان شکوک کو عام طور پر شایع کر دیا جاوے مہاشے جی آپ جواب دیتے رہینگے بہر صورت پبلک کو نفع پہونچانا مقصود ہے یقیناً تقریر سے تحریر میں زیادہ نفع ہوگا اور وہ شکوک یہ ہیں۔

سوال اوّل

آپ نے اسکا نام ویدک شدھی رکھا ہے اسلئے اسکا ثبوت اور طریق شدھی ویدوں سے ہی پبلک میں شایع کرنا چاہیئے تاکہ جس کتاب کو آپ نے کلام الٰہی اور ایشور کرت منوانا ہے اس سے اسکے احکام کی وقعت و عظمت ویدوں پر وشواس لانیوالے کے دل میں جگہ پکڑے اور اُسے یقین ہو کہ میں از روئے ویدہی شکتی کے لئے شدہ ہو رہا ہوں ویدوں کے ہوتے ہوئے پرانوں اور سمرتیوں سے استدلال بے محل ہے پبلک کی نظروں میں وہ ریتے کی دیوار سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا کیونکہ وہ بندوں کا کلام ہے خدا کا علم نہیں اور استدلال خدا کے کلام سے چاہیئے۔ نیز جب سمرتی اور پوران کو پیش کرتے ہیں تو پرانوں کو گپوڑے اور سمرتیوں میں بعد کی آمیزش کہکر پس پشت ڈالا جاتا ہے اسلئے ہم ویدوں اور دیانندی ترجمے سے اپنا اطمینان چاہتے ہیں کہ جو اُن کے نزدیک مسلم و معتبر ہے۔ شدہ (پاک) کے مقابل لفظ اشدہ (ناپاک) بولا جاتا ہے جو شدہ کسی وجہ سے اشدہ ہو جاوے اُسے شدہ کر لیا جاتا ہے یہ امر کپڑا برتن وغیرہ کے حق میں ہے اور ظاہری نجاستوں کے لئے بھی کہ جنسے انسان کا تن بدن ناپاک ہو جاتا ہے یہ شدھی اشدھی (پاکی ناپاکی) بحث سے خارج ہے میرے شکوک کو اس سے کوئی تعلق نہیں میرے شکوک کا تعلق

ایمانیات و معتقدات سے ہے کہ جسکا تعلق دعوت سے ہے پہلے وہ منتر پیش کرنے چاہییں کہ جو منتر مخالفانِ وید کو دعوت (بلاوا) ہیں جیساکہ قرآن شریف میں ہے کہ اٰمِنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ پس دعوت عامہ کے لئے کوئی ایسا منتر پیش کرنا چاہیئے کہ جس کے یہ معنی ہوں کہ پرمیشور اور ویدوں پر ایمان لاؤ بعد میں طریقہ قبول دعوت بیان فرمائیں جیساکہ قرآن شریف میں ہے قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰہِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَیْنَا الخ تاکہ ویدوں پر وشواس لانیوالا ان الفاظ کو زبان سے ادا اور دل سے تصدیق کرے اور اسے یقین ہو کہ میں ویدوں کے حکم موافق شدھ ہو گیا ہوں اور اس شدھی کے ذریعہ مکتی (نجات) حاصل کرلوں گا پہلے کی طرح ادھر لٹکتا نہ ہوں گا سو اسکا نام ویدوں پر ایمان لانا ہے اگر مہاشے شردھانندجی وغیرہ ایمان آوری کو شدھی بتلاتے ہیں تو شدھی اشدھی سے اسے کوئی تعلق نہیں یہ تو کھلم کھلا بجیلہ شدھی عام پبلک کو دھوکے کے جال میں پھنسانا ہے آخر کو انکی حالت دھی ہوگی ؎ نہ خدا ہی ملا نہ وصالِ صنم ۞ نہ اِدھر کے ہوئے نہ اُدھر کے رہے۔

اگر کوئی ہندو یا آریہ بھول بسر کر یا دُنیاوی لالچ میں آکر یا کسی کے جبر و تعدی سے دھرم چھوڑ دے اور پچھتائے اور اپنی ہی زندگی میں بھول بسر کو دور کر دے یا جبریہ پارٹی سے باہر نکل آوے اور پرائشچت کفارہ کرا کے ہندو جماعت میں داخل ہو جاوے تو اسکا نام بھی شدھی نہیں بلکہ پرائشچت یعنی کفارہ ہے یہ بھی بحث سے خارج ہے کیونکہ اسے لغزش کہتے ہیں اور لغزش کے لئے ہر مذہب میں توبہ و استغفار کفارہ وغیرہ ہے اور اسکا تعلق اسی شخص کی ذات سے ہے جس سے یہ لغزش ہوئی تھی اسکا تعلق اسکی اولاد سے نہیں ہے کہ جو اسنے لغزش کی حالت میں حاصل کی ہاں میرا سوال اسکی اولاد کی بابت ہے کہ وہ کس جرم میں ابتدا میں مجرم قرار دی گئی اور شدھ نہیں کی

گئی اور اب اسکی اولاد در اولاد کی سو اور دو ارب سال کے بعد شدہ کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ مثال کے طور پر غور کریں کہ کسی برہمن نے خواہش نفسانی کے غلبہ سے مغلوب ہوکر کسی بنہنی سے محبت کی اُسکے جو لڑکا پیدا ہوا اُسکا نام اَم بشٹ رکھا گیا۔ اب واقعہ یہ ہے کہ برہمن اور بنہنی دونوں خطا کار ہیں جب اس خطا پر پرائشچت کرکے کفارہ دیکر پاپ سے پاک صاف ہوئے جیسے وہ پہلے سے دھرماتما تھے ویسے ہی پھر ہوگئے اب رہا وہ معصوم بچہ جو ان دونوں کی محبت سے پیدا ہوا کس قصور سے مجبور ہے کہ اُسکا نام ام بشٹ رکھا جاتا ہے والدین میں سے کسی کے گوت میں نہیں لیا جاتا بلکہ مری مکھی کیطرح تخم کی چاشنی سے الگ پھینکا جاتا ہے اُس سے جو اولاد پیدا ہوتی ہی اسکا نام بھی ام بشٹ رکھا جاتا ہے یعنی نئی قسم کا گوت نکالا جاتا ہے ویدک خانہ میں کیوں نہیں رکھا جاتا اگرچہ وہ سر پٹک کر مرجائے مگر کوئی اُسکی اس فریاد کو سنتا ہی نہیں۔ ویسے ہی کسی نیک نہاد برہمن دھرماتما نے بمقتضائے جوانی ابشٹانی (ویدنی) سے جماع کیا تو اُس سے اہیر پیدا ہوا اور اس اہیر سے جو اولاد ہوگی اسکی گوت اہیر ہی رہیگی وہ نیک نہاد برہمن اگر اس فعل سے بچا دے اور کفارہ دے تو برادری میں مل سکتا ہے اور جو اسکی اولاد ہے اس سے نیا گوت بنتا ہے والدین میں سے کسی کے گوت میں ملائی نہیں جا سکتی ویدوں میں جو اس قسم کے گوت مذکور ہوئے ہیں تقریباً ایک سو انسٹی ہیں اور کتاب اقوام الہند جو اسوقت موجود ہے اس قسم کے گوت ایکسو تقریباً ۱۴۷ درج ہیں کہ ماؤں کی طرف سے مرتبہ میں کم ہیں اور باپوں کی جانب سے رشیوں اور بڑے بڑے خدا رسیدہ بزرگوں کی اولاد ہیں اور اُنکا پیشہ ذلت اور خواری ہے اِن بزرگوں کی ان حرکات سے واضح ہے کہ ویدوں میں پرائشچت یعنی کفارہ

تو ضرور ہے کہ وہ اُسے مدنظر رکھکر اپنی حاجت روائی کر لیتے تھے لیکن ان کی۔
معصوم اولاد کو اپنے میں ملانیکا منتر کوئی نہیں بالغرض ہوتا تو برہمنوں کی۔
کشتریوں ویشوں کی عنایت بے غایت نے جو غیر عورتوں میں اولاد ہوتی جاتی
تھی جہاں اِن کے والدوں کو کفارہ کرا کر اپنے میں ملا لیتے تھے وہاں اِن کی
اولاد کو بھی اپنی چھاتی سے لگا لیتے چونکہ کبھی ایسا نہیں ہوا تو اس سے صاف
روشن ہے کہ ویدوں میں اس قسم کے آدمیوں کو اپنے میں ملانیکا منتر اور حکم نہیں
اور حال کے آریہ فریب سے اپنی خود غرضی کو پورا کر رہے ہیں۔ ؎

بجلی مری فغاں سے گری آسمان پر ؛ جو حادثہ کبھی نہوا تھا سو اب ہوا

ویدوں کے مطالعہ سے واضح ہوتا ہے کہ وید اس زمانے کی تصنیف ہیں کہ جس
میں درنی کشتریوں درنی برہمنوں درنی بنیوں درنی شودروں کی اولاد جو غیر عورتوں
سے پیدا ہوئی تھی دنیائے ہند میں اسقدر پھیلی ہوئی تھی کہ جدھر دیکھو وہی نظر آتی تھی
اُن کے علاوہ ہر جگہ درایتہ ہی درایتہ یعنے بے عمل برہمن بے عمل کشتری بے عمل بنیے بے
عمل شودر دکھائی دیتے تھے اور ارباب نشاط قوال بھاٹ ڈوم ڈھاڑی رنڈیاں
منڈیاں وغیرہ عیش کی بساط عالم میں پھیلا چکے تھے چنانچہ رگویہ میں اوتی کی اولاد اندرورن
وغیرہ کے ہمسران کے خالہ زاد بھائی اور اُن کی اولاد دیت دانو دانایو گندھرو
اسر راکش ناگ سرپ آہی اہیر کنر رُدّر یون پشاچ درایتہ برہمن کشتری ویش
شودر رائے آرائے اراتی راجنیے اور دریاے دیاس کی قومیں پکتھ بھلانے
بہن شواس دکھانے ترتسو (رگوید منڈل ۷ سوکت ۱۸ منتر ۷) تکشک تکشا
بڑھی (شیلک) کشیدہ گر (ایوگو) کسیرا دجولاہا (سوجک) درزی (نرزت) نٹ

وحجام وغیرہ حشرات الارض کی طرح نظر آتے تھے۔ اور یجر وید کے مختلف مقامات چھوڑ کر فقط بتیسویں ادھیا میں محررہ ذیل گوتوں کا یکجائی طور پر پتہ چلتا ہے۔
(کلیو) ہیجڑا (تسکار) چور (ایوگو) جولاہا وکسیرا (ماگدہ) نٹ یا مگدہ دیس کا آدمی۔
(سوت) رتھبان سیلش نٹ (رتھکار) گاڑی بنانے والا بڑھی (تکشان) ترکھان موٹے موٹے کام بنانے والا بڑہی (کولال) مٹی کے برتن بنانے والا کوزہ گر (کنبھکار) کمہار موٹے موٹے برتن بنانے والا (منی کار) پوت بنانے والا منہار (اشوکار) تیرگر (دھنش کار) کمانگر (جیاکار) تانت بنانے والا (رجوسرج) بن بٹا (مرگی) ہرنوں کا شکاری (شونین) کتے پال (پون جشٹ) دھانک اور مچھیرا (نشاد) ماہی گیر ملاح (وراتیہ) بے عمل (ودکار) بانس پھوڑا (کنٹکی کار) پتوں کی پتل بنانے والا (پیشاسکا) پیشہ کمانے والی (سمرکار) کوٹنی (اُپ سد) چوبدار (بھشج) بوٹی فروش (ہست پتی) ہاتھی پال فیلبان (اشوپتی) گھوڑے پال (گوپال) گائے کا چرواہا (اج پال) گڈریہ (کیناش) ہرواہا (سراکار) کرال شراب بیچنے والا (دارواہار) لکڑہارا (اگنی دیہ) جھونکا (پیشتار) مورتیا مصور (داسہ پلی پولن) دھوبن (رجترپ) رنگریزنی (پشون) درزی (کشتار) کسان یا داس (پرسکند) جاروب کش (اشوسادہ) چابک سوار (بھاگ دھک) حصے بانٹنے والا حجام (اَیَستاب) کھال دھونکنے والا لوہار۔
(نسر) لوہا پیٹنے والا (یُوگتا) ہالی ہرواہا (انجنی کار) سرمہ ساز یا سرمہ فروش (چرم من) چماری (دہیور) دہیمر کہار (داس) ملاح وصیاد مچھیرا (وین داد) بین بجانیوالا (ششکل) ہرنوں کا شکاری وملاح ومچھیرا (ورت) ملاح ومچھیرا (آندر) جال والا مچھیرا وشکاری (میونال) مینا ومیواتی (پرنک) کرات دیس کا آدمی (جنبک)

بن مانس (کم پرش) کنر کھنڈ کا آدمی (پکس) جولاہا (ہرنی کار) سونار (وانجم) بنجارا (گوگھات) بوجڑ (بھگشان) بھکشک گداگر (سیلکم سیلک) ٹھگ (اڈنبر گھات) ڈھولی (ترن ود) ترئی بجانے والا (شنکھ ود) سنکھ بجانے والا (نیش چلی) رنڈی (کامار) خوش مسخرہ (گنک) رنڈی بچہ (تلوہ) تالیت پیٹ (جنڈال جلاد (دنش نرت) نٹ بانس پر کلا کرنے والا (ابھی کروش) بردار پاسبان وغیرہ بحر وید کے منتر تھے نام واچم کی رچا (برہم راجنیا بھیام شودرائے چاریائے چہ سوائے چار نائے) سے واضح ہوتا ہے کہ برہمن اور راجنیوں کے علاوہ شودر اور آریے اور میسوک اور جنگلی آدمی بھی ویدوں میں مذکور ہیں چونکہ ان کے تصنیفی زمانہ سے پیشتر تھیں۔

راجا کے معنے رائے کا بیٹا اس لفظ سے ایک قوم رائے ظاہر ہوتی ہے جو کہ کشتریوں کے علاوہ ہے رانجا کے بالمقابل لفظ خانزادہ بولا جاتا ہے پس راجہ کے مراد رائے کی اور خانزادہ سے مراد خانصاحب کی اولاد ہے اس منتر میں جو شودر آیا ہے یہ ورنی شودر نہیں کسی دوسری قسم کا ہے آریہ مشہور قوم زمیندار کھیتی کرنے والی میسوک جو آریوں کے پیشے کھیتی وغیرہ میں مددگار تھے (ارنہ) جنگل (آرنا) جنگلی اس سے معلوم ہوا کہ آریوں برہمنوں شودروں وغیرہ کے علاوہ وحشی قومیں بھی تھیں

منوجی وغیرہ وید جاننے والے عالموں اور مورخوں کو یہ نہیں معلوم ہوا کہ آریے میسوک اور دوسری قسم کے شودر اور جنگلی آدمی کس کی نسل سے ہیں اور برہمنوں کشتریوں ویشوں اور اُن کے ہمسایہ شودروں کا پتہ لگ چکا ہے کہ وہ پرمیشور

کے منہ بازو رانوں اور پاؤں سے پیدا ہوئے ہیں اور اُن کو اسی وجہ سے چار ورن کہتے ہیں اور راکش رکش سے بنا ہے رکش کے معنی رکھ ہیں رکھ درختوں اور گھاس کے محفوظ بن کو کہتے ہیں جو قوم جنگل اور گھاس کی مالکانہ محافظت اور رکشا کرتی تھی اُسے راکش کہتے تھے اُن کا نسب نامہ بھی لاپتہ ہے یہ آریوں کے مویشیوں کو بن میں چگنے سے روکتے تھے آریے اُن کو راکش کہتے تھے اِن کے ماسوا کی قوموں کا نسب نامہ منوجی نے حسب ذیل بیان فرمایا ہے

(۱) برہمن کے ویشنی سے ام بشٹ (۲) شودرانی سے نشاد اور پارشو (۳) کشتری کے شودرانی سے اگر (۴) برہمنی سے سُوت (۵) ویش کے کشترانی سے ماگدہ (۶) برہمنی سے ویدھک (۷) شودر کے ویشنی سے ایوگو (۸) کشترانی سے کشترج (۹) برہمنی سے چنڈال (۱۰) برہمن کے ام بشٹانی سے ابھیر (۱۱) اگرانی سے ورت (۱۲) ایوگوانی سے دگھون (۱۳) نشاد کے شودرانی سے پکّس (۱۴) شودر کے نشادنی سے کوکٹ (۱۵) کشتا کے اگرانی سے شوپچ کتے خور (۱۶) ویدھک کے ام بشٹانی سے وینو (بین بجانے والا) پیدا ہوا۔ اسطرح پر یہ سترہ گوتیں دنیائے ھند میں پھیلیں۔

(۱) بے عمل ویش اور بے عمل غیر ویشنی سے کاروش وجنما ساتوت سودھنوا چاری پیدا ہوئے (۲) بے عمل کشتری اور بے عمل غیر کشترانی سے چھلّ مَلّ نٹ کرن نکشب گھس و ڈوڑ پیدا ہوئے (۳) بے عمل برہمن اور بے عمل غیر برہمنی سے (بھورجی) بھڑ بھوجا (کنٹک) ٹھک پیدا ہوئے غرض درایتہ ورنوں سے وراتیوں کے علاوہ محبت کا پھل تیرہ گوتیں پیدا ہوئیں (۱) پھر نشاد کے ایوگوانی سے داس مارگو دو گوت پیدا ہوئے اُنکا پیشہ ملاجی اور ہرنوں کا شکار قرار پایا۔

(۲) ویدھک کے ایوگوانی سے سُرمندھر میستری پیدا ہوئے مشاطگی نہلانا دھلانا اور جھانج بجانا انکا پیشہ قرار پایا (یہ دونوں قسمیں نائیوں میں شمار ہیں)
(۳) سرمندھر کے ایوگوانی سے اول درجے کے
(۴) میستری کے ایوگوانی سے درجہ دویم کے
(۵) نشاد مرد کے ایوگوانی سے تیسرے درجے کے
(۶) نشاد کے ویدھکنی سے چوتھے درجے کے چار پیدا ہوئے
اِن سب کا پیشہ چمڑہ سازی چرسہ ڈول جوتے وغیرہ سینا قرار پایا۔
(۷) ویدھک کے نشادنی سے مید (۸) کار اور نی سے اندھر (۹) چنڈال کے ویدھکنی سے شوپچ اور پانڈ پیدا ہوئے بانس بُنی پُولے کا روزگار۔ ان دونوں کا پیشہ قرار پایا (۱۰) نشاد کے ودھکنی سے آہنڈک (۱۱) چنڈال کے پکسانی سے شوپچ (۱۲) نشادنی سے انتیاوسائی پیدا ہوئے انکا پیشہ کُتّے پالنا گائے بھینس وغیرہ چوپائے کھانا قرار پایا
سوت کا پیشہ رتھبانی ام بشٹ کا ویدک ویدھک کا ڈھولک دف بجانا ماگدہ کا سبزی فروشی نشاد کا ماہی گیری ایوگو کا ہیزم فروشی میدسرمندھر چنچ مارگو مدگو کا ہرن وغیرہ چوپائے مارنا اور ماس کھانا قرار پایا دھگوں چمڑہ نکا مردنگ بجائے چمڑے کا روزگار کرے دینک وینو بین بجا کر پیٹ پالے۔ چنڈال کتے پالے اور کھائے کشتا اگر یکس بلوں میں رہنے والے گوہ سانڈے چوہے وغیرہ جانور کھاویں درختوں کے سایہ تلے گاؤں سے باہر ہندوؤں کے قبرستان کے قریب اور بن کے پاس بسا پت کریں برہمنوں کشتریوں ویشوں

جیسے چھان چھپر بنانے نہ پاویں پھٹا پرانا کپڑا مُردوں کا اُترن لوہے کا زیور پہنیں دن میں آکر جوٹھ کھوٹ اکٹھی کریں اور اپنے مکان پر لیجائیں۔ گاؤں بستی میں رات کو پھرنے نہ پائیں اِن سے کوئی بیوہار کاروبار نکرے وہ رات کو اپنے ٹھکانے پر رہیں آپس میں کاربیوہار بیاہ شادیاں کریں منوادھیائے دس شلوک ۸ تا ۴۵

(کرمار) لوہار (نشاد) ماہی گیر ملاح (رنگاوتار) ناڑے پر چڑھنے والا نٹ (سوورن کرتو) سُنار (وینو) بین بجانے والا (مشسترو کرن) اسلحہ ساز۔ (شوورت) کتے پال (شونڈک) شراب ساز (چیئل ترنیجک) دھوبی میل خورے کپڑے دھونے والا (رجک) رنگریز (نرشنس) جلاد (اپ پتی گرہی) خاوند کا نائب اپنے گھر میں رکھنے والی عورت اِن سب کے گھر کا کھانا نہیں کھانا چاہیئے۔ (سروکنٹک) سب ٹھگوں کا ٹھگ (پاپ اسٹم) مہا پاپی (ہیم کار) سونار ہی (پارتھوہا) زمیندار تھوڑے سے قصور پر بھی (کشورئی) چھری سے اسکی (چھیدی ریشہ) بوٹی بوٹی کاٹے۔ منوادھیائے ۹ شلوک ۲۱۵ و ۲۱۶ و ادھیائے ۹ شلوک ۲۹۲ ماگدھی سے تین لڑکے پیدا ہوئے سود کشود شودر چوپایوں کی کھال نکالنا اِن کا پیشہ قرار پایا مہابھارت انوشاسن پرب ادھیائے ۴۸

بچھے بیاہ سے ہم قوم عورت مرد کے جو اولاد ہوتی ہے وہ اپنی گوت کی ہوتی ہے اس سے قوم ترقی کرتی ہے۔ کشتری کے ویشنی سے ماہش شودرانی سے اگر اوردیش کے شودرانی سے کرن پیدا ہوتا ہے یہ بات بیاہ کی صورت میں جاننا۔ ماہش کے کرن کی دختر سے رتھکار پیدا ہوتا ہے یا گولک اسمرتی ادھیائے اول

شلوک ۹۰ و ۹۵ آن تعجب خیز اسرارات عجیبہ و ارشادات غریبہ کے مطالعہ سے یہ معلوم ہوا جیسے گدھے گھوڑی سے خچر پیدا ہوتا ہے ویسے ہی درنوں غیر درنوں کے جماع سے صدھا گوتیں پیدا ہوئی تھیں جو درنوں میں شامل نہیں کی گئیں نیز یہ کہ آپس میں محبت غیر سے نفرت اپنوں پر رحم غیر پر ظلم وید والوں کی قدیمی جبلت ہے کہ درنی برہمن کشتری ویش کا قصور معاف اور غیر کو جواب باصل صاف گنہگار برادری برادری میں لائی گئی اور انکی اولاد میں غیر کا ملاؤ پایا جانے کے باعث ذلیل سے ارذل رذیل سے ارذل بنائی گئی والدین جو قصوروار تھے بے قصور ٹھہرائے گئے اور بے گناہ بچے گوت بندی کے گڈھے میں ڈالکر مفت کے خدمتگار بنائے گئے اور وہی نیچ پن غلامی کا ٹیکا اُن کی اولاد کی مستک پر اور خدمتگاری کا طوق اُن کے گلے میں ابتک پڑا ہے کہ جو پہلے دن ان کو ملا تھا۔ بنابرآن مہاشے ترد ہانند جی کی خدمت میں یہ سوال ہے کہ جب زندہ والد اپنی اولاد کو اپنی گود میں نہیں کھلا سکے اور جیتے جی اُن کو اپنی درنی کرسی پر نہیں بٹھلا سکے دو ارب سال کے بعد جبکہ اچھوت اُن کے روئیں روئیں میں زہر کی طرح سرایت کر چکی اور وہ مرنے سے پیشتر ہی مر چکے تو آپ انھیں زندگی کیسے بخش سکتے ہیں جب ویدوں نے بیجا ہو کر اِن مظلوموں کی سہائتا کبھی نہیں کی تو آپ بنا ویدوں کی امداد کے کیا کر سکتے ہیں؟

ے ترسم کہ بکعبہ نہ رسی اے اعرابی ؎ کاین رہ کہ تو میروی بہ ترکستان ست۔

یہ بھی جواب دینے کے وقت زیر نظر رکھنا ہوگا کہ اگر مہاشے جی نے ویدوں پر ایمان لانے عوام کو ویدوں کی دعوت دینے۔ قدیم کو داسوں کو راجا بنانیکا منتر اور حکم ویدوں سے کوئی بھی پیش نہ کیا اور یقیناً کر بھی نہیں سکتے کیونکہ ویدک تعلیم کا

دائرہ تنگ اور بالکل محدود ہے تو سب کو معلوم ہو جائے گا کہ مہاشے جی کی شدھی مذہبی شدھی نہیں بلکہ سیاسی شدھی ہے اور انکا مسلمانوں کو مخاطب کرنا امن میں خلل ڈالنا ہے اگر اس خیال سے شدھی کو مسلمانوں کے پیش کرتے ہیں تو واضح رہے کہ مسلمان کچھ ایسے بیوقوف نہیں کہ بے اصل باتوں کو اپنے دل میں جگہ دیں اور جس جماعت سے متنفر ہو کر جین مسیوک شودر راکش اسر وغیرہ قدیمی قومیں اور ساڑھے سات کروڑ گنے ہوئے اچھوت خیرباد کہہ چکے ہیں اور باوجود دو ارب سال سے تکلیفیں اُٹھانے کے جان بلب ہو رہے ہیں اور روپیہ وغیرہ کا لالچ دے دے کر مہاتما تھک گئے ہیں مگر اسے قبول کرنے کو تیار نہیں تو مسلمان کہ بہ نسبت دیگر اقوام کی غیر تمند اور علم دار اور نہایت تجربہ کار ہیں وہ کیونکر اسکو قبول کر سکتے ہیں۔ یا یوں کہیئے کہ جس دھرم کو ایک ادنے جاہل ارزل پیشہ قبول کرنے کو تیار نہیں تو اسے اشرف المخلوقات کے افراد کا ہل کیونکر قبول کرینگے ہرگز نہیں ہرگز نہیں

دوسرا سوال

تمام جہان کی حفاظت کے لئے برہما نے اپنے منہ بازوؤں ران اور پاؤں سے برہمن کشتری ویش اور شودر پیدا کئے منواد ھیائے اول شلوک ۸۷

یہ چاروں ایشور کے فرزند آریہ کہلاتے ہیں اور انہی کو چاروران کہتے ہیں۔

ورنوں کا دھرم

ورن ورن کا دھرم جداگانہ ہے اور جسکا دھرم ہے اسی کی باز پرس اُس سے

ہوگی اور وہ زیست بھر اسیکا پابند رہیگا اور وہ یہ ہیں۔

وید پڑھنا وید پڑھانا۔ یجن کرنا یجن کرانا دان دینا دان لینا یہ چھ دھرم برھمن کے لئے ایشور نے مقرر کئے

رعیت کی حفاظت کرنا دان دینا یجن کرنا وید پڑھنا دنیا سے بے رغبتی یہ پانچ دھرم کشتری کے لئے مقرر کئے۔

گائے بھیڑ بکری گدھا وغیرہ مویشی پالنا دان دینا۔ یجن کرنا تجارت سود لینا زراعت کرنا یہ سات دھرم ویش کے لئے مقرر کئے۔

شودر کے لئے پربھو نے فقط ایک ہی دھرم مقرر کیا یعنے برہمن کشتری ویش کی خدمت کرنا۔ منو ادھیائے اول شلوک ۸۸ تا ۹۱

ورنوں کے تپ

برھمن کا تپ (عبادت) برھم گیان (علم معرفت) کشتری کا تپ (عبادت) ملک کی حفاظت ویش کا تپ زراعت شودر کا تپ سیوا (خدمت) ہے منو ادھیائے ۱۱ شلوک ۲۳۵

شودر دھرم کی توضیح

برھمن کشتری ویش دوجنما کہلاتے ہیں شودر ایک جنما کہلاتا ہے وہ سنسکار کے لائق نہیں ہے۔ شودر کو لہسن پیاز وغیرہ کھانا گناہ نہیں جنیو وغیرہ سنسکار بھی نہیں اور نہ اگنی ہوتر وغیرہ کرنے کا وہ ادھکاری ہے۔ منو ادھیائے دس شلوک ۱۲۶ و ۱۲۷

برھمنوں کی خدمت ہی شودر کا پرم دھرم ہے اسے چھوڑ کر اگر دوسرا دھرم

اختیار کرے تو بے سود ہے منوادھیائے ۱۰ شلوک ۱۲۳

شودر کی بخشش کی راہ

وید پڑھنے والے برہمنوں کی خدمت ہی شودروں کے لئے نجات دلانیوالا افضل عمل ہے۔ پاکیزگی خدمت نرم زبانی خودی نکرنا برہمنوں کی پناہ میں رہنا یہ سب اعمال شودروں کو سب سے اعلےٰ درجے کی نجات دلانے والے ہیں منوادھیائے ۹ شلوک ۳۳۴ و ۳۳۵

کشتری اور ویش کو پڑھانیکی ممانعت

کشتری اور ویش کسیکو نہ پڑھائیں اگر پڑھائیں تو اس کے جرم میں کفارہ دیں منوادھیائے ۱۰ شلوک اول (کیونکہ پڑھانا اور دان لینا برہمن کا دھرم ہے کشتری اور ویش کا نہیں اور دوسرے کا دھرم کرنا جرم کبیرہ قابل کفارہ ہے ویسی ہی اگر کشتری اور برہمن مویشی پالے یا کھیتی کرے تو کفارہ دے کہ وہ انکا دھرم نہیں بلکہ ویش کا ہے)۔

بیان بالا سے واضح ہے کہ سب سے بہتر دھرم برہمن کا ہے کہ اسمیں محنت مشقت کا نام نہیں اور خودی بحر مکمل آزادی دنیا سے رغبت وغیرہ سب کچھ جائز ہے اور سب سے کٹھن اور جانبازی کا دھرم کشتری کا ہے کہ ہر وقت جان کی جوکھو موت کی طرح سر پر چھا رہی ہے دنیا سے رغبت ہے نہ زندگی کی لذت جنگ و جدل کے لئے ہر وقت تیار ہے اور سب سے ذلیل ویشوں کا پیشہ مویشی پالنا اور کھیتی ہے ہر وقت حیوانوں کی صحبت اور جورو بچوں سمیت اسی میں مصروف دن کو دو گھڑی کا آرام اور رات کو سکھ کی نیند ہی نہیں تہہ تہہ تک کا

وظیفہ بے گناہ دھرتی ماتا کو پیڑا دینا اور ہل چلانا زمین کی پیداوار اُتم اُتم گھاس اور بوٹیاں کاٹنا اور لاکھوں جیو ون کی ہتیا کا پاپ سر پر لینا سب سے اذل تر شودروں کا پیشہ ہے کہ صبح و شام گھر سے بے گھر ہو کر غیروں کی خدمتیں جورو بچوں سمیت مصروف رہنا اور قسم قسم کی خدمات بجالانا اُنکا دھرم ہے کسی کی جوٹھ کھوٹ ملگئی تو پیٹ بھر لیا ورنہ پیٹ پر پٹی باندھکر پڑ رہے تن پر کپڑا ہے نا رہنے کا گھر پاؤں سے پیدا ہونے کے باعث سر کی بازوؤں کی رانوں کی پیدائش کی ہمسری کرنے اور برابر بیٹھنے کے مستحق ہی نہیں اور نہ اُن کے محلے میں بود و باش کر سکتے ہیں اور مرنے کے بعد اِن کے شمشان (گورستان) میں قبر نہ مرگھٹ میں پھکنے کی جگہ پھر خدمت بھی مختلف کوئی چارپایاں بناتا کوئی بان بٹتا کوئی میلا اُٹھاتا کوئی کچھ کرتا ہے کوئی کچھ دھرتا ہے۔

مذکور الصدر دھرم ورن ورن اور گوت گوت کے لئے اُنکی پیدائش کے مقام کے لحاظ سے مخصوص مقرر ہے اس میں ردوبدل کو گنجائش نہیں غیر کا تصرف جائز نہیں تمام دنیا بدل جائے مگر پربھو (خدا) کے مقرر کئے ہوئے دھرموں میں فرق نہ آئے اس سے سروکار نہیں کہ وہ اس سے بھوکا مرے یا پیٹ بھرے بالفرض کوئی نیچ جات والا لوبھ لالچ میں آکر اپنے سے اونچی جات والے کا دھرم اختیار کرے تو راجا اُسکا دھن دولت چھینکر اُسے بے زر کر کے آریہ ورت سے باہر نکالدے اپنا دھرم گن سے علیحدہ ہو (یعنے کیسا ہی بے غیرتی بے عزتی کا باعث ہو) اُسی کو کرنا چاہیئے اور دوسرے کا دھرم اگرچہ کیسا ہی سہل اور دولت کی فراہمی کا باعث ہو اُسے نہ کرے یہ اسلئے کہ دوسرے گوت کا دھرم کرنے سے اپنی جات سے فوراً گر جاتا ہے

منواد ھیائے ۱۰ اشلوک ۹۶ و ۹۷ -

مثلاً پیشا سکار اور نیش چلی (رنڈی) کا دھرم زناکاری ہے اگر کسی کے سمجھانے سے وہ اُسے چھوڑ کر کسی دھرماتما کے گھر میں پھیرے پھرا کر بسنے لگے تو راجا اسکی دولت سب لوٹ لے اور اُسے اپنے راج سے باہر نکالدے کیونکہ اپنا دھرم چھوڑ دینے کے باعث پتت (بے دھرم ہوئی اسوجہ سے اسکو سمجھانے والا بھی اسکے سمیت اسم برت نام نرک میں جائیگا کہ اسنے اس رنڈی کو اسکے دھرم سے بے دھرم کیا اور گرہستی بنایا - ویسے ہی برہمن اگر بنیے کا دھرم دوکانداری لین دین بیوپار کرے یا کشتری کا دھرم جنگ وغیرہ کرم کرے یا ویشیہ بے رغبت ہو یا شودر کا دھرم سیناپرونا وغیرہ کرنے لگے یا کشتری ویشیہ رغبت کرے اوروں کو تعلیم دے وعظ کہے یا کھیتی کرنے گائے بھینس وغیرہ مویشی پالنے لگے یا ویش وید پڑھانے دان لینے یجن کرانے لگے یا شودر تینوں ورنوں کی ٹہل خدمت چھوڑ کر وید پڑھنے پڑھانے لگے یا جنگ کا پیشہ اختیار کرے یا ورنوں کی برابر بیٹھنے لگے تو وہ بھی پتت یعنے دھرم سے بے دھرم ہو جاتا ہے کیونکہ اُسنے پرمیشور کے مقرر کئے ہوئے دھرم کو چھوڑا اور الٰہی قانون جو آریہ ورت میں رائج تھا اُسے توڑا اور قومی شناخت رذالت شرافت کو خاک میں ملا دیا اور ست دھرم کی قدر نہ جانی -

اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ بھڑبھونجے کا دھرم اناج بھوننا ستو وغیرہ بنانا تیلی کا دھرم تیل نکالنا تل پیلنا نشاد کا دھرم ماہی گیری ملاحی صیادی ام بشٹ کا دھرم طبابت بیطری کا دھرم بھانج بجانا (نرت) نٹ کا دھرم ناچنا گانا کلاکرنا بجام کا دھرم مونڈنا ماگدھ کا دھرم سبزی فروشی ایوگو کا دھرم ہیزم فروشی سوت کا دھرم رتھبانی مبدھ سرندھر تیج مدگو کا دھرم مویشی خوری چنڈال کا دھرم

کتے پالنا اور کتے کھانا جلادی کشتام اگر بکس کا دھرم بلوں میں رہنے والے جانور گوہ سانڈھ گھونس چوہے وغیرہ کا کھانا لوہار کا دھرم لوہے کا کام بنانا سونار کا دھرم زرگری گوگھات کا دھرم گائے مارنا درزی کا دھرم سینا پرونا چماروں کا دھرم چمڑہ سازی ڈول چرسہ جوتا شوز بوٹ وغیرہ بنانا جولاہے کا دھرم بننا بڑھئی کا دھرم لکڑی کے کام بنانا تھکار کا دھرم گاڑی ٹمٹم یکہ وغیرہ بنانا وغیرہ وغیرہ ۳۶ گوتوں کا دھرم کہ ذلت و مشقت سے پُر ہے اور تینوں ورنوں کا دھرم کہ دولت اور سہولت سے پُر پرمیشور نے ان کے لئے مقرر کیا تاکہ وہ اسکے ذریعہ اپنا پیٹ بھی پالیں اور نجات بھی حاصل کریں اور قومی امتیاز بھی بنی رہے پس اگر کوئی نیچ دھرم والا اپنے سے اونچے نیچ کے دھرم کو کرے یا ورنوں کا دھرم اختیار کرے تو وہ از روئے شاستر اپنے دھرم سے گر کر بے جس بے دھرم ہو جائیگا کہ اسنے دوسرے کے باپ کو اپنا باپ بنایا اور نجات سے محروم ہوا بس اسکی نجات اسی میں تھی کہ جس گوت میں وہ پیدا ہوا تھا اسی گوت کا دھرم صدق دل سے بجالاتا رہتا۔

ورنوں اور گوتوں کو قائم رکھنے اور انکا دھرم محفوظ رکھنے کے لئے منو وغیرہ مقننوں نے بیشمار ھدایتیں تحریر فرمائی ہیں نمونہ ذیل ملاحظہ ہو۔

دھرم سے خالی بحث سے پرگاؤں میں سکونت نکرے اور نہ اسمیں بسے شودر کے راج میں دھرم پر نہ چلنے میں پاکھنڈی لوگوں میں اور جس گاؤں میں چنڈال وغیرہ باعزت بستے ہوں اسمیں قیام نکرے۔ منو ادھیاے ۴ شلوک ۶۱ و ۶۲ جو شخص دیوک سماہوی دونوں قسم کا جوا کھیلے یا کھلاوے اور شودر

جو برھمن کشتری ویش کی علامت جنیو چوٹی ٹیکا مالا ڈنڈا کمنڈل وغیرہ استعمال کرے راجا اس جواری اور شودر کو فوراً فنا کر دے منوادھیائے ۹ شلوک ۲۲۴

پتتون (قابل کفارہ گنہگاروں) کے ساتھ بیٹھنا ان کو حصہ دینا کاریوا کرنا وغیرہ چھوڑ دے منوادھیائے ۱۱ شلوک ۱۸۴

(پتت برھمن کشتری ویش ہو سکتے ہیں اور کفارہ دینے تائب ہونے سے شدھ ہو جاتے ہیں مگر شودر شودر ہی رہتا ہے یہ کفارہ دینے توبہ کرنے سے پاک نہیں ہوتا)

شودر میں دولت فراہم کرنے کی طاقت بھی ہو تو بھی فراہم نہ کرنے دے۔ کیونکہ دھن کو پا کر برھمنوں کو دکھ دیتا ہے منوادھیائے ۱۰ شلوک ۱۲۹

پتت (گنہگار) چنڈال پلکس دھوبی چنڈال کا وہ بیٹا جو کہ نشادنی (چھپرن) سے ہو ان سب کے ساتھ ایک درخت کے سایہ میں نہ بیٹھے (اسلئے کہ دونوں کو شودر کے برابر بیٹھنا تعزذلت میں گرتا ہے۔)

شودر کو عقل کی بات نہ بتانا اپنے خدمتی کے سوا دوسرے شودر کو اپنا جوٹھا نہ دینا دھرم اور رسم کی نصیحت نہ کرنا (کیونکہ شودر اسکا ادھکاری یعنی مستحق نہیں جو شخص شودر کو دھرم اور رسم ریت سکھاتا ہے وہ اس شودر سمیت اسم برت نام دوزخ میں گرتا ہے منوادھیائے ۴ شلوک ۷۹ تا ۸۱ (کیونکہ شودروں کو دھرم سکھانا منع ہے)

شودر کے ساتھ ملکر سپاٹا نہ کرے منوادھیائے ۴ شلوک ۱۴۰ (تاکہ شودر سمجھا نہ جائے) شودر کے سامنے وید نہ پڑھے منوادھیائے ۴ شلوک ۹۹ (کیونکہ

وہ اُسکے سننے کا مستحق نہیں ہے)

جو شخص جات کا برہمن ہو اور برہمن کا دھرم کچھ بھی نہ کرتا ہو بلکہ مورکھ (بے وقوف) ہو تو بھی راجا کو دھرم کی تعلیم دیسکتا ہے (راجا کا وزیر و مشیر بن سکتا ہے) اور شودر کیسا ہی عالم و فاضل ہو دھرم کی تعلیم نہیں دیسکتا (کیونکہ شودر کا دھرم تو خدمت ہے تعلیم نہیں)

جس راجا کے یہاں شودر دھرم وچار کرتا ہے اسکا راج دیکھتے ہی دیکھتے مٹ جاتا ہے جیسے گائے دلدل میں پھنسکر مر جاتی ہے (کیونکہ دھرم کی اشاعت برہمن کا دھرم ہے شودر کا نہیں)

جس راج میں شودر اور ناستک (ویدوں کے منکر) زیادہ ہوں اور برہمن کشتری ویش میں سے کوئی نہ ہو وہ راج مری قحط وبا وغیرہ سے دکھ اُٹھا کر بہت جلد مٹ جاتا ہے منو ادھیائے ۸ شلوک ۲۰ و ۲۱ (اسواسطے شودروں اور جین مت وغیرہ کو آریہ ورت میں رہنے نہ دینا چاہیئے) شودر سے پانچ دس فیصدی ماہوار سود لے منو ادھیائے ۸ شلوک ۱۴۲ (تاکہ وہ دولت میں بڑھنے نہ پائے اور ہمیشہ کنگال رہے۔ اگر مالدار ہو جائیگا تو دونوں کی حقارت کرنے لگ جائے گا۔)

شودر۔ اگر برہمن کشتری ویش سے سخت باتیں کرے (نرمی سے پیش نہ آئے) تو اسکی زبان میں چھید کروا دینا چاہیئے (کیونکہ وہ حقیر عضو پاؤں سے پیدا ہوا اور اعلےٰ عضوؤں کی پیدائش کی برابری کرتا ہے نرمی اور ملائمت سے پیش نہیں آتا)

جوشودر بطور حقارت کسی برہمن کا نام اور جات بجوانے تو اُسکے حلق میں بارہ انگل لانبی آہنی میخ تپا کر ٹھونسنی چاہیئے (کہ پنچ ہو کر اونچ کی بے ادبی کرتا ہے)
جوشودر برہمن کو مڑدرسے دھرم کا اپدیش کرے (نصیحت کی بات کہے) اُسکے منہ اور کان میں گرم گرم جلتا ہوا تیل ڈالے (تاکہ وہ پھر ایسا کام نکرے منواد ھیائے ۸ شلوک ۲۷۰ تا ۲۷۲ ۔
چنڈال وغیرہ جس عضو سے بڑی جات والے کے کسی عضو پہ مارے اُسکے اسی عضو کو کاٹ ڈالنا چاہیئے یہی منوجی کا حکم ہے (مثلاً اگر ہاتھ سے مارے تو ہاتھ اور پاؤں سے مارے تو پاؤں اور گھٹنے سے مارے تو گھٹنا سر سے ٹکر مارے تو سر کاٹ لینا چاہیئے (منواد ھیائے ۸ شلوک ۲۸۲ و ۲۸۳
پنچ جات والا آدمی اگر اونچی جات والے کی برابر بیٹھے تو اسکی کمر میں داغ دیکر (ملک سے نکالدے) یا اسکے چوتڑ تھوڑے تھوڑے کاٹ ڈالے منواد ھیائے ۸ شلوک ۲۸۱ (یہ اسکو برابر بیٹھنے کی سزا ہے)
کرشن جی گیتا میں ارجن پانڈو کو نصیحت کرتے ہیں کہ اے ارجن کشتری کا دھرم یدہ (جنگ) ہے اسکو دیکھکر تو مت بچل کیونکہ کشتری کو سوائے کشتری دھرم کے اور کوئی دھرم سود مند نہیں ہے ۔
اے ارجن موجودہ جنگ کھلا ہوا سورگ کا دروازہ ہے (جدہ کر کے اپنے تایا کی اولاد بھائیوں بھتیجوں کو مار کر سورگ میں داخل ہو)
اپنے دھرم کے موافق اگر تو جنگ نکریگا (اپنے ہاتھ سے اپنے کنبے کو قتل نکریگا) تو تو دھرم اور یش (نیکنامی) سے محروم رہکر پاپ کو پائیگا (اور سورگ سے محروم رہیگا

گیتا ادھیائے ۲ شلوک ۳۱ تا ۳۳۔

اس سے واضح ہے کہ کوئی بھی ہو جو شخص اپنے دھرم پر قائم رہکر دنیا کی زندگی پوری کریگا دنیا میں نیکنامی حاصل کریگا اور مرتے وقت سورگ کا دروازہ کھلا ہوا پائیگا اور جو شخص اسکے خلاف چلیگا وہ نیکنامی اور سورگ سے محروم رہیگا اور جو شخص کسیکو اُسکے دھرم سے ڈگائیگا وہ بھی اسی کے ساتھ نرگ میں جائیگا اور دُنیا میں بدنام ہوگا۔ پس مذکورہ بالا قوموں کو شدھی کے بہانے ان کے نجات دہندہ دھرم سے گرانا دنیا میں اُسے بدنام کرنا اور خود ہونا اور نرک میں پہنچانا اور پہنچنا ہے اپنے اپنے دھرم پر قایم رہنے کی تاکید گیتا میں کرشن جی نے اسطرح فرمائی ہے جو کہ خلاصۃً یہاں پر درج ہے

وہ ورن سنکر جنہوں نے خاندان کو تباہ کیا ہے اُن کو اور ان کے خاندان کو نرک میں پہونچاتا ہے کیونکہ پنڈدان اور ترپن کے گم ہو جانے سے ان کے باپ دادے نرگ میں پڑتے ہیں (۴۲) لے جنارون مٹ گئے ہیں جن کے خاندانی دھرم ان کو یقیناً نرک میں رہنا ہوتا ہے یہی ہمنے سنا ہے گیتا ادھیائے اول شلوک ۴۴ و ۴۵

برھمن کشتری ویش اور شودر اُنکے سبھاو سے ان کے صفات کے موافق کرم الگ الگ ہیں شلوک ۴۱

برھمن کا فلاں کرم ہے اور شودر کا کرم فقط خدمت ہی ہے وہ خوب ہی دل لگا کر کرتا ہے " ۴۴

اپنا اپنا کرم کرنیوالا انسان کرم کے ذریعہ پرمیشور کو پالیتا ہے جو کہ سب کا اصلی مدعا ہے اپنا دھرم کیسے ہی گنوں (خوبیوں) سے خالی ہو نجات کا ذریعہ ہے اور دوسرے کا دھرم کیسا ہی

خوبیوں سے پُر ہو نجات کا ذریعہ نہیں ہوتا بلکہ سخت گناہ اور موجب عذاب ہے یہ اپنا دھرم کرم عیبوں سے پُر ہو تو بھی اُسے نہ چھوڑے کیونکہ دھوئیں سے خالی کوئی آگ نہیں ہوتی یعنے عیب سے خالی کوئی دھرم نہیں جیسے کہ دھوئیں سے خالی کوئی آگ نہیں ہوتی شلوک ۴۸ ادھیائے ۱۸ گیتا۔

پس نجات اور خدا کے طالب کو کسی کے بہکانے سے اپنا دھرم چاہے جوتے سینا وغیرہ ہی کیوں نہو ہرگز نہ چھوڑنا چاہیئے اور دوسرے کا دھرم خواہ تخت نشینی ہو ہرگز نہ کرنا چاہیئے کہ اُس کے اختیار کرنے میں آدمی گنہگار ہو جاتا نجات اور خدا تعالیٰ کے دیدار و ملاقات سے محروم رہتا ہے

اب مہاشے جی سے یہ سوال ہے کہ جناب کا مطلب اس شدھی مصنوعی سے کیا ہے آیہ ورت کے سناتن دھرم کو بگاڑنا اور راہ نجات سے ہٹا کر بدراہی پر لگا کر دوزخ بھرنا یا گرو نانک کی طرح ہندو مسلم کے طریقہ کے مابین ایک نیا مذہب بنانا یا پنڈت دیانند کی طرح عیسائی مشن مسلم ازم سے تھوڑا تھوڑا لیکر ویدوں کے سر چسپکانا اور لفظوں کے ترجمے اُلٹ پلٹ کر ایک نیا مذہب قائم کرنا اور نام ویدک دھرم رکھنا یا سب کو ملا جلا کر موجودہ دنیا کو معجون مرکب بنا ڈالنا۔

اگر سناتن دھرم بگاڑنا اور مسلمانوں کی راہ مارنا ہے تو اسکا نام پتتون کی شدھی نہ رکھیں بلکہ شدھوں کی پتتی رکھیں (یعنے پاکوں کی ناپاکی) اور یہ بات ظاہر ہے کہ گوت گوت کی نجات گوت گوت کے دھرم پر چلنے سے ہے آپ اسے مٹانا چاہتے ہیں اگر کوئی نیا مذہب بنانا چاہتے ہیں تو

صاف کیوں نہیں کہتے کہ موجودہ زمانے کی حالت کے موافق حاجت روائی
ویدوں میں نہیں پائی جاتی ہم ایک نیا مذہب بنانا چاہتے ہیں اور ظاہر
کردیں کہ ویدوں کی کمزوری کے باعث نئے مذہب بنانے کی ضرورت ہے
بعدازاں چند اصول بنائیں اور ان کو پبلک کے آگے پیش کریں اور عام
پبلک آپ کے اصولوں کی جانچ کرکے خود ہی سمجھ لے گی کہ کہاں تک ان
اصولوں سے ویدوں کی کمزوری دور ہوتی ہے اور آپ کامیاب ہوسکتے
ہیں۔ راہِ نجات چھوڑ کر کتنے جہال نئے مذہب میں داخل ہوسکتے ہیں اور
سورگ چھوڑ چھوڑ نرگ میں جانے کو کتنے تیار ہیں اگر تمام گروتوں اور ورنوں کو
ایک کرنا لامذہبی پھیلانا ہے تو جعلی ترکیبوں اور زر کے زور سے کنگالوں کو
اپنا گرو بنالیں دھرم پستکوں کے حوالے کیجئے اور شدھی کا نام لینے کی ضرورت
نہیں اسلئے کہ یہ کام زر سے اچھی طرح نکلجائیگا۔ اگر مفت کی ہل چل مچانا ہے تو
ذیل کا شلوک ملاحظہ فرماکر مچائیں۔

ویش اور شودر دونوں اپنے اپنے دھرم سے الگ نہونے پائیں اگر
یہ دونوں اپنے اپنے دھرم سے الگ ہوئے تو تمام دنیا کو پراشوب کردینگے
منوادھیائے ۸ شلوک ۴۱۸

کیا جب سے ویش وغیرہ بنیے وکھتری اور سونار وغیرہ شودر دھرم پرچار
کرنے اور دھرم کا اپدیش دینے شروع ہوئے ہیں جب سے ملک میں ہل چل اور
بدامنی پیدا ہوگئی ہے یا نہیں اگر پیدا ہوگئی ہے تو منوجی کے بارے میں
اندیش ہونے میں کیا شک ہے۔ چنانچہ مہاشے جی اسکے اثر سے محفوظ نہیں

کل جن سے چھوت مانتے تھے آج اُن ہی سے شیر و شکر ہیں ہندو مسلم اتحاد پر بڑے بڑے لیکچر دے رہے تھے دہلی کی جامع مسجد کے حوض پر بیٹھکر مسلمانوں کے شمول میں ہاتھ منہ دھو رہے تھے اور کلمہ اتحاد تلقین فرما رہے تھے آج اُسی اتحاد کے درخت کی جڑیں کاٹ رہے ہیں۔ کل مکہ معظمہ کو عیسائی اثر سے خالی کرا رہے تھے آج اسی پر آریہ دھرم کا پھریرا اُڑانے کی کامنا منا رہے ہیں کل مٹھی بھر انگریزوں کو ہندوستان سے باہر بھگانا چاہتے تھے آج چھ کروڑ مسلمانوں کی شدھی کا بیڑا اُٹھا رہے ہیں۔ بھلا اس تلون مزاجی اور فتنہ پردازی کی بھی کوئی حد ہے۔ بالفرض کل کو آپ کا خیال کسی دوسری جانب پڑھ گیا اور عیسائی یا مسلمان ہو گئے تو جانے آپ کی نوایجاد شدھی کہاں کہاں پھرے گی اور وہی مثل صادق آئے گی کہ ؎

وزیرے چنیں شہریارے چناں ؎ جہاں چوں نگیرد قرارے چناں ؎ مذکورہ بالا شلوک کے رو سے شودروں اور ویشوں کا کھڑے ہو جانا اگر فتنہ کا باعث نہیں تو آپ اس پر آشوبی کا سبب بتائیں اور آپ کی شدھی اسی فتنہ کی بنا پر قایم یا سیاسی خیال سے نہیں بلکہ عین وید و شاستر کے مطابق ہے تو وید منتروں سے یا یہ ثبوت تک پہنچا ہیں یا جیسا دھانکوں اور چماروں کو جناب راجپوت بتاتے ہیں راجپوتوں میں اُن کی اولاد کی بیاہ شادیاں بھی کرا دیں اور اُن کی دوکانیں دودھ دہی بالو شاہی برفی وغیرہ مٹھائی کی دہلی آگرہ وغیرہ ہر شہر میں کھلوا دیں تاکہ آپ اور آپکے احباب تیج بہادر کیسری نندن پرتاب آریہ گزٹ ملاپ وغیرہ انہی کی دوکانوں سے دودھ دہی پیڑا برفی روزانہ لیکر انہی کی دوکان پر بیٹھ کر کھایا

کریں۔ دھانکوں کی بیبیاں۔ چاریاں وغیرہ جب شدہ ہو چکی ہیں تو قدیم آریوں کے بیاہ شادیوں مرنے پرنے وغیرہ کی مجالس میں قدیم آریوں کی بیبیوں کے درمیاں بیٹھیں اور سب طرح سے بے تکلف کھانا پینا کھلانا پلانا رونا پیٹنا گانا ناچنا وغیرہ ملکر کریں اور اسطرح باہم شیر و شکر ہو کر رہیں کہ جسطرح ماجائی بہنیں بھاوجیں دورانی جیٹھانی وغیرہ رہتی ہیں تاکہ انکا شدہ ہو جانا صحیح اور وید شاستر کے موافق دیکھا اور مانا جائے۔ پس اس عینی مشاہدہ کرا دینے کے بعد آریہ اخباروں کے اڈیٹروں اور منادوں کو کاغذ سیاہ کرنے اور عام جلسوں میں چیخنے چلانے کی ضرورت نہ رہیگی اور گوت پر گوت شدہ ہوتی چلی جائے گی۔

ع چہ خوش بودے کہ برآید بیک کرشمہ دو کار۔

منو جی کے دھرم شاستر سے شودروں کی بابت جو ہم نے نقل کیا ہے اس سے بخوبی واضح ہے کہ شودر کے لئے برہمن چھتری ویش کی خدمت کے سوا کوئی سبیل نجات ہی نہیں ورنہ وہ ۱۶ سولہ سنسکار جنیو پہننے منتر وغیرہ پڑھنے کا مستحق ہے ان کو شدہ کرنا جنیو وغیرہ کرانا آپ کا ذاتی کام ہے دھرم شاستر کا فرمان نہیں جو کہ اہل علم کے نزدیک صریحاً سناتن دھرم کی مخالفت ہے۔

شلوک ہائے نوشتہ بالا کی رو سے مہاشے جی کو جب شودروں کے راج میں شودروں کے دیہات میں رہنے سہنے پتتوں چنڈال ملیچھوں وغیرہ کیساتھ ایک درخت کے سایہ تلے ملکر بیٹھنے آرام لینے کی شودروں کو نیک مشورہ نیک صلاح دینے کی نیک بات کہنے کی وید دھرم سکھانے آریوں کے رسم و رواج بتانے کی دانائی اور حکمت سکھانے کی شودروں کے ساتھ سیر سپاٹا

کرنے کی شودروں کے سامنے وید پڑھنے کی شودروں کو آریوں کے راج میں بسنے
دینے کی اجازت نہیں ہاں البتہ دھرم بدلنے کے جرم میں مال و زر لوٹ لینے
کی ملک بدر کرنے کی اجازت ہے ۔ جیسا کہ اوپر گزرا
جب نیک نصیحت کرنے کی جرأت حلق میں سیخیں ٹھکوانا تلخ گوئی پر زبان کٹوانا۔
گرم تیل منہ اور کان میں ڈالوانا لات گھونسوں کی سزا ہاتھ پاؤں کٹوانا سخت
گوئی پر زبان چھدوانا ویش کشتری برھمن کی برابر فرش پر بیٹھنے کے جرم میں کمر پر
لوہے کے داغ دلوانا چوتڑ کی بوٹیاں کٹوانا ہے تو آپ انکا میل ملاپ
آریوں میں کیسے کرا سکتے ہیں اور کسطرح باہم بھلا سکتے ہیں اسلئے شودروں کا
میل از روئے دھرم شاستر نہیں ہو سکتا اور قومی معجون مرکب ہی بن سکتا ہے
اور شودر خوب جانتے ہیں کہ مہاشے جی کو کوئی سیاسی ضرورت سخت لاحق
ہوئی ہے اُسکو پورا کرانے کیلئے ہمیں شیریں فسانے سنانا مال و زر دکھلا دکھلا کر
مرغ ہوائی کیطرح اپنے دام تزویر میں پھنسانا چاہتے ہیں جب ضرورت پوری
ہوئی تو پھر وہی حلق کے لئے سیخیں اور چوتڑوں کے لئے چھریاں تیار ہیں ؎

بہر رنگے کہ خواہی جامہ می پوش ؎ من انداز قدت را می شناسم

پنتوں کے لئے کفارے جو دھرم شاستر میں لکھے ہیں مختلف قسم کے ہیں بعض
محض توبہ پچھتانا پشیمانی بعض برت رکھنا جو کی لپسی پینا بعض کبیرہ گناہوں کے
دور کرنے کے لئے گائے کی گیلی کھال اوڑھکر بقیہ عمر گذارنے بعض نہان اشنان
سے دور ہو سکتے ہیں اور سب سے آسان گائے کا پیشاب گوبر دودھ دہی گھی
پانی اور کش گھاس ملا کر پینا ہے ۔ منو ادھیائے ۱۱ شلوک ۲۱۲

جہانتک ہمارا علم الیقین ہے اور ہمنے دھرم شاستر مطالعہ کیا ہے اسمیں شودر کو شدہ کرنے کا طریقہ کوئی نہیں پایا کیونکہ شدہ اُسکو کرتے ہیں جو پہلے شدہ تھا کسی پاپ کیوجہ سے اشدہ ہوا اُس کی مثال ایسی ہے کہ جیسے لوٹا شدہ تھا اشدہ ہوا جب دھولیا شدہ ہوا۔ اور شودر کی اصلیت زنگ خوردہ لوہے یا کالے کوّے کی مانند ہے۔ زنگ خوردہ صیقل سے کالا کوّا دھونے سے ہرگز ہرگز شدہ اور صاف نہیں ہوتا چنانچہ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی لکھا ہے۔ ؎

آہنے را کہ مورچا نہ خورد ٭ نرود از وبہ صیقل زنگ ٭ کہ نتواں شستن از زنگی سیاہی

جب شودر کے لئے برھمن وغیرہ ورنوں کی خدمت کے سوا کوئی عبادت اور پوجا ہی سرے سے نہیں اور نہ از روئے مذہب وہ جنیو چوٹی منتر وغیرہ کا مستحق ہے تو وہ کس چیز کی ترک سے یا کس عمل کی زیادتی سے شدہ کرنے کے قابل ہوا ہے تاکہ ہم بھی دیکھیں کہ وہ عمل اس قابل ہیں یا نہیں ہیں۔ اگر محض خدمت چھوڑ دینے کے سبب اشدہ ہو گیا ہے تو جب وہ پھر خدمت کرنے لگے گا آپ ہی شدہ ہو جائے گا اسپر پانی کا چھینٹا دینے کی ضرورت نہیں پڑیگی اور جب گائے کا موتر گوبر پینے سے گناہ محو ہوتے اور پاپ دھل سکتے ہیں پنج گوی ہی سب پاپوں کو بہا کر لے جاتا ہے تو نہیں معلوم کہ چھینٹا کس لئے دیا جاتا ہے جس کا ثبوت وید شاستر سے مطلق نہیں صریحاً عیسائی طریق ہے۔

ویدوں کے رو سے شودر جبکہ پاؤں سے پیدا ہوا ہے رانوں بازوں اور سر کی پیدایش کے برابر ہو نہیں سکتا جیسا کہ سر کے مقابل پاؤں ارذل عضو ہے سر کے کام پاؤں نہیں دیسکتا ویسے ہی پاؤں سے پیدا ہوئی قوم شودر سر سے پیدا

ہوئی قوم برہمنوں کے کام نہیں دیسکتی پانی کا چھینٹا کیا جبلت بدلیگا ہرگز نہیں
وہ تو گلاب کیوڑے کے عرق میں روزانہ نہلانے سے بھی نہیں بدل سکتی بلکہ اُسکی
تری اور چھینٹوں سے دھرماتما کے لئے بچکر چلنا ہوگا۔ کیون ؎ چونکہ تر باشد پلید تر باشد
فطرتاً ہر شخص ترقی چاہتا ہے ایک ننھا سا بچہ بھی بلند جگہ بیٹھنے
کو چاہتا ہے آریوں کے جور و ستم کی ماری ہوئی قومیں ذلت کے گڈھے میں ڈالے ہوئے
بھنگی اور چمار اور لودھے کولی دھانک وغیرہ قومیں بھی ترقی چاہتی ہیں برہمنوں
کشتریوں ویشوں کی وضع و قطع اختیار کرتے چلے جاتے ہیں ایک ایک بھنگن جب
بن سنور کر نکلتی ہے تو پہچانی نہیں پڑتی کہ یہ کون ہے اس سے پتہ لگتا ہے کہ مذکورہ
بالا قوموں کا دل فطرتاً بلندی کو چاہتا اور ورنوں کے برابر بیٹھنا چاہتا ہے ادھر سے
مہاشے جی بھی اسی امر کے کوشاں ہیں کہ سروانگ ایک ہووے جسطرح ہو سکے
جلد مساوات پیدا ہو مگر دانشمند بنیوں اور کشتری بہادروں اور برہمن زیرکوں کو
ہر وقت ذلیل گوتوں کا اپنی برابر بیٹھنا فطرتاً مذہبیاً سخت ناگوار گزرتا ہے۔
خصوصیت کے ساتھ اِن سے میل ملاپ کہ جن کو وہ اپنی آنکھ سے میلا کماتے
مُردار اُٹھاتے کھال نکالتے جوتے گانٹھتے وغیرہ ارذل کام باعث نفرت و شرم
کرتے دیکھتے ہیں اگر چند مہاشے بھیڑ بکری کیطرح شودروں کا گلہ بھر بھی لیں تو غیرتمند
ہو کر ورنی قومیں کیونکر انمیں شامل ہو سکتی ہیں یا باہم ملکر بیٹھ سکتی ہیں نیچے سے نکلنے
والی ہوا اور پسینے کی بدبو سونگھنا اور پیروں میں بیٹھنے والے خدمتگاروں کو سر پر
بٹھلانا اُن کا کام نہیں اور نہ انکی سبھا میں وہ جا سکتے ہیں چاہے شودر کتنے
ہی عالم و فاضل اور دولتمند ہو جائیں۔ مثل ہے ؎

کس نیاید بزیر سایۂ بوم ❊ ور ہما از جہاں شود معدوم

باقی رہے سر منڈے جوگی جن کی مثل مشہور ہے کہ پسی دوا اور منڈا جوگی کس نے پہچانا جو دنیاوی آفتوں سے تنگ آکر یا ناکام رہکر دنیا داری سے ہاتھ دھو بیٹھے یا مستقل مزاج نہونے کے باعث بھلوں بروں کو رد بیٹھے ہیں ان کی ہمت و حوصلے کا کیا کہنا جیساکہ انہوں نے دنیا داری نباہی ہندو مسلم اتحاد کو قایم رکھا انگریزوں کو ہندوستان سے نکالا سوراج حاصل کرلیا ہے ویسی ہی تمام ملک کے چماروں وغیرہ شودر بہادروں کو شدھ بھی کرلینگے کیونکہ انکے کارنامے اس پر شاہد ہیں ؎

سالیکہ نکوست از بہارش پیدا ۔ پھر جب وہ شدھ ہو جائیں گے تو اُن کی سبھا میں سوائے سر منڈوں کے کون شامل ہوگا۔ بالفرض بطور سیر کے کوئی درنی آیا بھی تو جب باہم ملکر بیٹھے دیکھیں گے مہاتماؤں سے بگڑ کر الگ جا بیٹھینگے پھر بھول کر بھی آریہ سماج کے دروازے پر نہ آئینگے۔

مہاشے جی کا چماروں کو شدھ کرکے روزانہ ورزش سکھانا یوگ وغیرہ کی تعلیم دینا اچھوتوں کو نٹھ بند کرنا جس حکمت عملی پر مبنی ہے اُسے ہم بھی ظاہر نہیں کرتے مگر اتنا عام پبلک کے کانوں میں ڈالدینے کا حق رکھتے ہیں کہ ؎

نہ خنجر اُٹھے گا نہ شمشیر ان سے ❊ یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

بالفرض شدھی سبھا کے پاس قارونی خزانہ جمع ہے اور اُس سے نکال نکال خرچ کر رہے ہیں تو غالباً وہ کامیاب ہو جائینگے پھر اور بھی مصیبت پر مصیبت کا سامنا ہوگا کہ مساوات پیدا ہو جانے کے باعث ترجیح باطل اور حقوق زائل

ہو جائینگے اور اکیلی جان کو سب کے دھرم کرنے پڑیں گے کہ جن کے خود کرنے کی اجازت ویدوں سے نہیں ہے خود ہی روئی نکالنا کاتنا بھوت بنانا کپڑا بننا سینا ہوگا خود ہی مردار اٹھانا کھال نکالنا چمڑہ رنگنا جوتا چرسہ ڈول وغیرہ بنانا اور پانی لانا ہوگا۔ خود گیہوں ملانا آٹا پیسنا پکانا لیپنا چوکا دینا ہوگا خود ہی پائخانہ پھرنا اٹھانا پڑیگا غرضکہ ۳۶ گوتوں کے ۳۶ دھرم اس ننھی سی جان کو کرنے ہوں گے اس صورت میں گوتیں تو ضرور شدہ ہوں گی مگر شدہ کرنیوالے اشدہ ہو جائینگے پھر اپنے کیے پر ان کو پچتانا اور درد دل سے گانا ہوگا کہ ؎ اے جودت طبع من تو بر من بلا شدی۔

جب کسی چمار یا بھنگی وغیرہ سے آپ فرمائینگے کہ فلاں کام کر دے وہ فوراً عرض کریگا کہ حضور میں نے آپ کی آگیا پالن (حکم برداری) کر دی اپنا دھرم چھوڑ کر غیر کا دھرم کرنے لگا دو ارب سال کا تھکا ماندہ اب آسودہ ہوا ہوں مجھے دکھ نہ دیجئے اپنے کام آپ ہی کر لیجئے اور انصاف بھی اسی میں ہے کہ اپنے کیے کو آپ بھرے دوسرے کے سر پر بوجھ نہ دھرے۔

جب جواب شافی پائینگے تب اس مشدھی پر پچتائیں گے مگر ؎
اب پچتائے کیا ہو جب چڑیاں چگ گئیں کھیت۔ فقط

المرقوم ۲۵ جون سنہ ۱۹۲۳ء

جواب کا منتظر بابا ابو رحمت حسن القادری

از غفران منزل شوراب دروازہ میرٹھ شہر